Digitized by Khilafat Library Rabwah


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۹۴ھ ۲۷ احسان ۱۳۵۳ھش ۲۷ جون سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۴۶


## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے' الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

ربوہ ۲۷ احسان۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پچھلے دنوں ربوہ سے باہر تشریف لے گئی تھیں اب آپ ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں اور بحمد اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ احباب آپ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بھی بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

---

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ہم مسلمان ہیں اور خدا تعالیٰ کی کتاب فُرقانِ حمید پر ایمان رکھتے ہیں

## ہم اِس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء ہیں

(۱) "اِنَّا مُسۡلِمُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِکِتَابِ اللّٰہِ الۡفُرۡقَانِ وَنُؤۡمِنُ بِاَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا نَبِیُّہٗ وَرَسُوۡلُہٗ وَاَنَّہٗ جَآءَ بِخَیۡرِ الۡاَدۡیَانِ وَنُؤۡمِنُ بِاَنَّہٗ خَاتَمُ الۡاَنۡبِیَآءِ"۔

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶)

ہم مسلمان ہیں اور خدا تعالیٰ کی کتاب فرقانِ حمید پر ایمان رکھتے ہیں اور اِس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں اور یہ کہ آپؐ بہترین دین لے کر آئے ہیں ہم اِس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں۔

(۲) "اِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَاٰمَنَّا بِاَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ"۔

(تحفہ بغداد صفحہ ۲۵)

ہم اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان لاتے ہیں نیز اِس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں۔

(۳) "وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیۡرِ الرُّسُلِ وَنُخۡبَۃِ النُّخَبِ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَشَفِیۡعِ الۡمُذۡنِبِیۡنَ وَاَفۡضَلِ الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ وَاٰلِہِ الطَّاہِرِیۡنَ الۡمُطَہَّرِیۡنَ وَاَصۡحَابِہِ الَّذِیۡنَ ہُمۡ اٰیَاتُ الۡحَقِّ وَحُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ"۔

(انجامِ آتھم صفحہ ۳)

درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ آپؐ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اوّلین و آخرین کے سردار ہیں اور آپؐ کی آل پر کہ وہ طاہر و مطہّر ہیں اور آپؐ کے اصحابؓ پر کہ اہلِ جہان کے لئے حق کا نشان اور اللہ کی حُجّت ہیں۔

---

## خُدا کو رو رو کر پکارو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"زندہ رہنے والی دو چیزیں ہوتی ہیں، جسم اور رُوح۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو نہ بول سکتا ہے نہ چل سکتا ہے نہ خود کوئی کام کر سکتا ہے۔ اُسے زندہ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا سامان پیدا کیا ہے؟ یہی کہ اُس کے اندر رونے کی طاقت پیدا کر دی ہے۔ اُس کی ماں ہر وقت تو اُس کے پاس نہیں رہتی۔ کبھی کھانا پکا رہی ہوتی ہے۔ کبھی کپڑے دھو رہی ہوتی ہے۔ کبھی برتن مانجھ رہی ہوتی ہے۔ کبھی اپنی سہیلیوں سے باتوں میں مشغول ہوتی ہے۔

... ... ...

اُس وقت کبھی بچہ کو کوئی مرض ستاتا ہے۔ کبھی بھوک لگتی ہے۔ کبھی کوئی اور خطرہ پیش آتا ہے تو وہ زور سے چلّاتا ہے اور روتا ہے تو اُس کی ماں دوڑ کر اُس کے پاس آجاتی ہے۔ یہ طریق خدا تعالیٰ نے جسم کو زندہ رکھنے کے لئے تجویز کیا ہے۔ بعینہٖ ایسا ہی طریق رُوح کے زندہ رکھنے کے لئے اُس نے تجویز کیا ہے۔ جب رُوح کمزور ہو اور اُس پر مُردنی طاری ہونے لگے انسان سجدہ میں گر جاتا ہے اور بچہ کی طرح خدا تعالیٰ کو رو رو کر پکارتا ہے تب خدا تعالیٰ بھی اُس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور اُس کی ضرورت کو پُورا کرتا ہے"

(تفسیر کبیر زیر آیت ۷، سورۃ العنکبوت صفحہ ۲۸۴ - ۲۸۵)

---


پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ماہ احسان ۱۳۵۳ ہش

# بدرجۂ اولیٰ مسلمانوں کا ایک فرض

ہم قبل ازیں قرآن مجید کی رو سے ظلم کی مضرت اور اس کی ہلاکت آفرینی پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ظلم کی ہلاکت آفرینی کو مزید واضح کرنے کے لئے ظالم قوموں اور ان کے عبرتناک انجام پر بھی روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ ظالم قوموں کو ان کے ظلم کی پاداش میں تباہ کر دیا جاتا ہے اور جن پر وہ ظلم ڈھاتے ہیں انہیں کمزوری اور ذلت کی حالت سے اٹھا کر زمین اور اس کے خزانوں کا وارث بنا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا
وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ○ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ
فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ○

(یونس آیات ۱۴، ۱۵)

ترجمہ:۔ اور ہم یقینی طور پر تم سے پہلے بھی قوموں (کے بعد قوموں) کو جبکہ (انہوں نے باوجود اس کے کہ) ان کے پاس رسول کھلے نشان لیکر آئے تھے ظلم کیا تھا اور ایمان نہ لائے تھے ہلاک کر چکے ہیں۔ ہم مجرموں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے تمہیں زمین میں (ان کا) جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے کہ ماضی میں جن قوموں نے بھی عدل کی راہ ترک کر کے دنیا میں ظلم پر کمر باندھی اور دوسروں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہلاک کر دیا گیا حتیٰ کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ برخلاف اس کے جو مظلوم تھے اور جنہیں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا جاتا تھا انہیں ان کا جانشین بنا دیا گیا۔ اس طرح ظالم قومیں محکوم بنا دی گئیں اور مظلوم قوموں کو ان کی جگہ حاکم بنا دیا گیا۔

اس سنت کو ذہن نشین کرانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یاد دلایا ہے ایک زمانہ تم پر بھی ایسا گزرا ہے کہ تم زمین پر سب سے زیادہ کمزور اور بے حیثیت مخلوق قرار دئے جاتے تھے، تمہیں ہر طرح کے دکھ اور اذیتیں پہنچائی جاتی تھیں اور طرح طرح کے مظالم کا تمہیں تختۂ مشق بنایا جاتا تھا، تمہارا سوشل بائیکاٹ کر کے تم پر ضروریاتِ زندگی حاصل کرنے کے تمام راستے مسدود کر دئے جاتے تھے اور تمہیں ایک علاقہ میں محصور کر کے تم پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا جاتا تھا لیکن ان سب مظالم کو صبر سے برداشت کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر ظلم توڑنے والوں کا سارا غرور خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ وہ فتح مکہ کے موقع پر محکوم ہو کر تمہارے رحم و کرم پر آ رہے۔ تم نے انہیں معاف کر دیا اور ان سے کوئی بدلہ نہ لیا اور اس طرح ان کے دل جیت لئے۔ بہر حال جو حاکم تھے وہ محکوم ہوئے اور جو مظلوم و مجبور اور مقہور خلائق تھے وہ حاکم بن کر رہے۔

یہ سب کچھ یاد دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبردار فرمایا ہے کہ یہ نہ سمجھنا کہ تمہارا یہ اقتدار ہمیشہ ہمیش قائم رہے گا اور خدا تعالیٰ تم سے معاملہ کرنے میں اپنی سنت کو ترک کر دے گا۔ ایسا کبھی نہ ہوگا کیونکہ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا خدا تعالیٰ اپنی سنت کبھی نہیں بدلا کرتا۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں کمزوری کی حالت سے نکال کر قوت و طاقت اور برتری و بالادستی بخشی ہے تو اس لئے بخشی ہے تا وہ دیکھے کہ مظلومی کی حالت میں صبر کا نمونہ دکھانے کے بعد قوت و اقتدار کی حالت میں تم کیا نمونہ پیش کرتے ہو۔ آیا تم عدل سے کام لے کر محکوموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہو یا پہلی قوموں کی طرح قوت و اقتدار کے نشہ میں مست ہو کر دوسروں پر ظلم کرنے پر اتر آتے ہو۔ یاد رکھو اگر تم نے کبھی عدل کی راہ ترک کر کے ظلم کا راستہ اختیار کیا تو یقیناً تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو تم سے پہلے ظالم قوموں کا ہو چکا ہے۔ ہر چند کہ یہ آیات مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان بشارت پر مشتمل ہیں تاہم ان میں انذار کا پہلو بھی پوشیدہ ہے اور وہ یہی ہے کہ جب بھی تم ظلم پر کمربستہ ہوگے تو خدا تعالیٰ تمہیں کمزوری اور محکومی کی حالت کی طرف لوٹا دے گا اور تمہیں اسی دنیا میں اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی کمزوری کی حالت میں ہی یہ تاکید فرمائی تھی کہ جب حسب وعدہ تمہیں غلبہ عطا ہو تو تم اور زیادہ عاجزی کی راہیں اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا اور اس سے آئندہ بے راہ روی اور ظلم کی راہ اختیار کرنے سے بچے رہنے کے لئے دعائیں مانگتے رہنا جیسا کہ اس نے فرمایا:۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ
فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ
إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ○ (النصر آیات ۱ تا ۴)

ترجمہ:۔ جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے۔ اس وقت تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں مشغول ہو جائیو اور اس سے حفاظت مانگنے کی دعا کرتا رہیو وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ لوٹ کر آنے والا ہے۔

پس کسی بھی قوم کے لئے اپنی ہستی کو اجاگر رکھنے اور قوت و استحکام سے مالامال رہنے کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ وہ ظلم کی راہ اختیار کرنے سے بچے اور بالخصوص مسلمانوں کا تو بدرجۂ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ کمال عاجزی کے ساتھ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ظلم کے ارتکاب سے بہر طور مجتنب رہیں۔ اسی میں ان کی قوت و طاقت، باہمی اتحاد اور کامیابی و کامرانی کا راز مضمر ہے۔

---

# پھر وہی سجدے ہمیں بخشے گئے

دل کے غم دل میں چھپا سکتے ہیں ہم
درد کو آنسو بنا سکتے ہیں ہم
دی گئی آہِ سحر گاہی ہمیں،
عرش و کرسی کو ہلا سکتے ہیں ہم

(۲)

پھر ہمیں احساسِ غم بخشا گیا
لطفِ غم بھی بیش و کم بخشا گیا
لذّتِ سوزِ دروں ہم کو ملی
کس قدر تیرا کرم بخشا گیا

(۳)

یہ وہی شئے ہے جو پہلوں کو ملی
غم نئے ہیں یہ، نہ یہ صدمے نئے
شکر للہ سینکڑوں سالوں کے بعد
پھر وہی سجدے ہمیں بخشے گئے

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام پہلے ہی فتویٰ بازوں سے بہت نقصان اٹھا چکا ہے

## پاکستانیوں کو اندھی ملائیت کے نتائج پر غور کرنا چاہیئے (امروز)

"ایک ایسے وقت میں جب فرقہ وارانہ تعصب اور منافرت کو منظم اور وسیع پیمانے پر ہوا دی جا رہی ہو قومی اور ملکی پریس کا یہ فرض ہونا چاہیئے تھا کہ وہ نفرت و عداوت کی اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے لیکن یہ دیکھ کر از حد صدمہ اور افسوس ہوتا ہے کہ موجودہ ایام میں جب کہ احمدیوں کے خلاف ہر طرف سے منافرت اور تعصب کو وسیع پیمانے پر پھیلایا جا رہا ہے قومی اور ملکی پریس اپنا فرض ادا نہیں کر رہا بلکہ خود اس منافرت کو بڑھانے میں نمایاں حصہ لے رہا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل جب بھی کبھی فرقہ وارانہ تعصب کو ہوا دی گئی تو پریس نے اس منافرت کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مثلاً ۱۹۵۳ء میں جب جماعت کے خلاف فتنہ برپا کیا گیا تھا تو روزنامہ امروز لاہور نے لکھا کہ:

"اب تک ہم سنتے آئے تھے کہ اسلام ہی دنیا کا وہ مذہب ہے جس کا انسان کا اپنے خالق سے براہ راست رشتہ ہے درمیان میں کوئی پنڈت یا پادری حائل نہیں ہو سکتا اس میں کوئی پروہت یا پوپ مذہبی اجارہ داری کا مدعی نہیں ہو سکتا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس خطرے کا بھوت جو بہت سے ملکوں میں مذہبی انتہا پسندی کی بربادی کا باعث ہو چکا ہے اب پاکستان اور اسلام کے سر پر بھی منڈلانے لگا ہے۔ ابھی نہ حکومت مودودی صاحب اور ان کے ملاؤں کے ہاتھ میں آئی ہے اور نہ ان کی پسند کا دستور بنا ہے لیکن مودودی صاحب نے نمونہ کلام کے طور پر ابھی سے عرض کر دیا ہے کہ پاکستان کا اسلامی دستور نافذ ہونے کے بعد قادیانی مذہب قبول کرنے والوں کو قتل کر دیا جائیگا

اسلام اس قسم کے فتوے بازوں سے پہلے ہی کافی نقصان اٹھا چکا ہے ایک زمانہ تھا جب وہ اسلامی خلفاء جو قرآن کو حادث مانتے تھے قرآن کے قدیم ہونے کے قائلین کو تہ تیغ کر دیتے تھے اور وہ حاکم جو اس کے قدیم ہونے کے قائل تھے قرآن کو حادث ماننے والوں کو زندہ جلا دیتے تھے اس امر کا فیصلہ تو اس وقت ہوا نہ اب ہو سکتا ہے کیونکہ اس سوال کا تعلق نفس اسلام سے زیادہ خواہ مخواہ کی حجت اور منطق سے ہے لیکن ہزاروں بے گناہ اس کی بھینٹ چڑھ گئے معلوم ہوتا ہے اسی طرح قادیانیوں کے بعد بہائیوں۔ آغاخانیوں کی ان کے بعد شیعوں کی اور پھر وہابیوں کی باری آنے والی ہے اور آخری متصوفین کے رہتے سہتے حنفیوں کا مرحلہ آئے گا اور پھر بھی کچھ لوگ قتل ہونے سے بچ رہے تو رفع یدین اور "آمین" کے مسئلے تو ہیں ہی .... پاکستانیوں کو یقیناً ان لوگوں کی آواز پر لبیک کہنے سے پہلے آنے والے دور کی دھندلی سی تصویر دیکھ لینی چاہیئے پاکستان غیروں کے ظلم سے بچنے کے لئے بنایا گیا ہے غیروں پر ظلم کرنے کے لئے نہیں۔ اسلام بھی اسی وجہ سے باعث رحمت ہے کہ وہ انسان پر انسان کے ظلم کو ختم کرتا ہے۔ کل بھارت میں جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے اگر یہ قانون منظور ہو جائے کہ جو شخص ملیچھ ہے بتوں کو برا کہتا ہے نماز پڑھتا ہے اور توحید کا قائل ہے اسے قتل کر دو تو بتائیے اس برعظیم کے آدھے مسلمانوں کی موت کی ذمہ داری کس پر ہوگی اسی اندھی ملائیت پر"

(روزنامہ امروز ۲۷ نومبر ۱۹۵۳ء)

## زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

# مسلمان کہلانے والوں کو کافر کہنا درست نہیں ہے

## حکومت کو تکفیر مسلمین کو قانوناً جرم قرار دیدینا چاہیئے

مولانا عبدالمجید صاحب سالک مرحوم

"حضرت شاہ اسماعیل شہید نے اپنی کتاب "منصب امامت" میں جہاں بعض سلاطین کو ان کے اعمال بد پر سرزنش کی ہے وہاں یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ لوگ چونکہ ظاہری شعائر اسلامی مثلاً خطبہ عیدین پر اظہار شکوہ۔ تجہیز و تکفین نماز جنازہ وغیرہ کے ساتھ مسلمانوں میں شامل ہوتے ہیں پس

"یہ دعوئے اسلام جو ظاہراً ان کی زبانوں سے صادر ہوتا ہے انہیں کفر صریح سے محفوظ رکھتا ہے اگرچہ آخرت کے مؤاخذہ کے لئے خفیہ کفر کافی ہے لیکن ظاہری اسلام کا تقاضہ یہی ہے کہ ان کے ساتھ دنیوی احکام میں مسلمانوں کا سا سلوک کیا جائے اور معاملات کی حد تک انہیں بھی مسلمانوں میں ہی شمار کیا جائے"

..... غرض جہاں تک دیکھا جائے کتاب اللہ حدیث رسول اللہ تعامل ائمہ اہل سنت والجماعت میں تکفیر اہل قبلہ کو قطعی طور پر ناجائز قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ دین اسلام دنیا میں توحید و رسالت کا اقرار کرانے کے لئے آیا تھا اس لئے نہیں آیا تھا کہ اچھے خاصے توحید و رسالت کے اقراری انسانوں کو جو مسلمان ہیں۔ مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور مسلمان ہی رہنا چاہتے ہیں زبردستی اسلام کے دائرے سے نکال کر باہر کرے۔ یہ تکفیر کا مشغلہ پاکستان میں مسلمانوں کی وحدت کے لئے سخت مہلک ہے اگر اسکو رائے عامہ نے اپنی طاقت سے فوراً نہ دبا دیا تو دین مقدس اور ملت پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

### کفر کی دو قسمیں

ممکن ہے تکفیر کے بعض شوقین بزرگان اسلام کی بعض تحریروں سے ایسے اقوال نقل کریں جن میں بعض مسائل پر کفر کی مہر لگائی گئی ہے اس لئے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ کفر کی دو قسمیں ہیں جیسا کہ علامہ ابن اثیر اپنی کتاب "نہایہ" میں لکھتے ہیں:

"کفر کی دو قسمیں ہیں ایک کفر تو وہ ہے جس میں خود دین کا انکار ہو (یعنی توحید و رسالت کا) اور دوسرا کفر یہ ہے جس میں کسی فرع کا انکار ہو۔ احکام اسلامی فرع کا حکم رکھتے ہیں ان میں سے کسی کے انکار سے کوئی شخص دین سے خارج نہیں ہوتا"

..... علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ علامہ ازہری سے کسی نے پوچھا کہ آیا فلاں شخص فلاں قسم کی رائے ظاہر کرنے کی وجہ سے کافر ہو گیا۔ جواب ملا کہ ایسی رائے کفر ہے پوچھا گیا کیا وہ شخص مسلمان رہا؟ آپ نے جواب دیا بعض اوقات مسلمان بھی کفر کا مرتکب ہو جاتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان کوئی کافرانہ عمل بھی کرے تو اسکو فاسق۔ عاصی اور گمراہ تو کہہ سکتے لیکن کافر نہیں کہہ سکتے جس طرح اگر کسی کافر سے کوئی مومنانہ عمل سرزد ہو جائے تو اس عمل کو مومنانہ کہہ سکتے ہیں لیکن وہ کافر محض اسی عمل سے مومن و مسلم تسلیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مسلم اور کافر کے درمیان خط فاصل توحید و رسالت کا اقرار ہے۔

### ہر مسلمان کہلانے والا مسلمان ہے

لہٰذا ہر شخص جو توحید و رسالت کا اقراری ہے وہ مسلمان ہے۔ باقی رہے اس کے اعمال تو اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ اگر شریعت اس کے ظاہری اعمال کو جرم سمجھے گی تو اسے سزا دیگی اور اگر وہ اعمال شریعت کی نگاہ سے پوشیدہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اُسے عذاب دے گا۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ہر قائل کو مسلمان سمجھیں اور مسلمان کی تکفیر کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیں۔ بلکہ وقت آ گیا ہے کہ اسلامی حکومت تکفیر مسلمین کو قانوناً جرم قرار دیدے تا معاشرہ اسلامی اس لعنت سے ہمیشہ کے لئے پاک ہو جائے۔

(روزنامہ آفاق لاہور ۵ دسمبر ۱۹۵۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# آزمائش اور ابتلاء مومنوں کیلئے ترقی مدارج کا موجب ہوتے ہیں

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بصیرت افروز ارشادات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۔ (الروم) یعنی ہم نے مومنوں کی مدد اور تائید و نصرت کرنا اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ (زمر)

یعنی اے مومنو! اگر کسی وقت تم پر کوئی کوئی ابتلاء یا آزمائش وارد ہو تو دیکھنا تم کبھی مایوسی کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر شئے پر حاوی ہے۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جس کے متعلق سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ اِذَا رَفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا (بخاری)

یعنی تمہارا رب حیا کرنے والا سخی ہے وہ اپنے بندہ سے اس امر پر شرم کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ اسے خالی ہاتھ واپس کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ؎

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

باوجود اس کے کہ اللہ کی رحمت ہر شئے پر حاوی ہے وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور ان کی مدد کو اپنا فرض سمجھتا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ کی نہاں در نہاں حکمتوں کے ماتحت بعض اوقات انسان کو آزمائش اور ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ آزمائشیں کیوں آتی ہیں۔ ان میں کیا حکمتیں مضمر ہوتی ہیں اور ان کے نتیجہ میں انسان پر کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پُر معارف تصانیف اور ملفوظات میں قرآن کریم کی روشنی میں بڑے ہی وجد آفرین پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے جسے پڑھ کر دل میں سکینت نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نہاں در نہاں حکمتوں اور اس کی قدرتوں پر نیا ایمان پیدا ہوتا ہے۔ ذیل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات میں سے ایک اقتباس بطور نمونہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے احباب اسے بغور ملاحظہ فرمائیں اور اس طرح اپنی معرفت و بصیرت میں اضافہ کریں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی امتحان پڑتا ہے اور کوئی ابتلاء آتا ہے تو وہ رگ اور پٹھے کا لحاظ رکھ کر نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ کو اس کے آرام اور رگ پٹھے کا خیال مدنظر نہیں ہوتا۔ انسان جب کوئی مجاہدہ کرتا ہے تو وہ اپنا تصرف رکھتا ہے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی امتحان آتا ہے تو اس میں انسان کے تصرف کا دخل نہیں ہوتا۔ انسان خدا تعالیٰ کے امتحان میں بہت جلد ترقی کر لیتا ہے اور وہ مدارج حاصل کر لیتا ہے جو اپنی محنت اور کوشش سے کبھی حاصل نہیں کر سکتا اسی واسطے

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

میں اللہ تعالیٰ نے کوئی بشارت نہیں دی مگر

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ ۔

الآیۃ میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں اور فرمایا ہے کہ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی برکتیں اور رحمتیں ہوں گی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔......

...... خدا تعالیٰ نے اپنی قضاء و قدر کے راز مخفی رکھے ہیں اور اس میں ہزاروں مصالح ہوتے ہیں میرا تجربہ ہے کہ کوئی انسان کبھی اپنے معمولی مجاہدات اور ریاضات سے وہ قرب نہیں پا سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء آنے پر پا سکتا ہے.......... خدا تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے ہم نے تو آزمایا ہے ایک تھوڑا سا دکھ دے کر بڑے بڑے انعام و اکرام عنایت فرماتا ہے.......

....... ہماری جماعت کا ایمان تو ایسا ہونے والا چاہیئے جنہوں نے اپنے سر خدا تعالیٰ کی راہ میں کٹوا دیئے تھے........

ایسا انسان تو ہمیں نہیں چاہیئے جو صرف خوشی میں ہی خدا تعالیٰ کو پکارے۔ ایسے شخص پر تو فوراً خدا تعالیٰ کا امتحان آیا اور طرح طرح کی مایوسیاں اور بے امیدیاں ظاہر کرنی شروع کر دیں۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۔

کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف اتنا کہہ دینے سے ہی کہ ہم ایمان لائے چھوٹ جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جاوے گا۔ امتحان کا ہونا ضروری ہے اور امتحان بڑی کا چیز ہے۔ سب پیغمبروں نے امتحان سے ہی درجے پائے ہیں یہ زندگی دنیا کی بھروسہ والی زندگی نہیں ہے۔ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ آخر چھوڑنی پڑتی ہے۔ مصائب کا آنا ضروری ہے۔ دیکھو ایوبؑ کی کہانی میں لکھا ہے کہ طرح طرح کی تکالیف اسے پہنچیں اور بڑے بڑے مصائب نازل ہوئے اور اس نے صبر کئے رکھا۔"

"یاد رکھو خدا تعالیٰ کا ساتھ بڑی چیز ہے.........خدا بڑی دولت ہے اس نے یہ کبھی نہیں کیا کہ جو اس کے ہو کر رہتے ہیں ان کو کبھی تباہ کر دیا ہو۔ اس کے امتحان میں استقلال اور ہمت سے کام لینا چاہیئے۔ یاد رکھو کہ امتحان وہ چیز ہے جس سے انسان بڑے بڑے مدارج حاصل کر سکتا ہے۔"........ مومن کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر کے ساتھ شکوہ نہ کرے اور رضا بالقضاء پر عمل کرنا سیکھے اور جو ایسا کرتا ہے۔ میرے نزدیک وہی صدیقوں شہیدوں اور صالحوں میں سے ہے۔ جان سے بڑھ کر اور تو کوئی چیز نہیں اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے اور یہی وہ بات ہے جو ہم چاہتے ہیں۔"

ملفوظات جلد نہم ۲۷۹ تا ۲۸۳

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے کامیابی کے ساتھ گذرنے اور انہیں اپنے ایمان و معرفت میں ترقی کا موجب بنانے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

(مرتبہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب، ربوہ)

## ابتلا مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ

"میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے قسم قسم کے ابتلا اور مشکلات پیش آئیں گے۔ لیکن میں کیا کروں یہ ابتلا نئے نہیں۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گذرے دنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کے لئے معاملہ پڑتا ہے پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے؟ دیکھو صحابہؓ کو کچھ تھوڑے ابتلاء پیش آئے تھے ان کو اپنا وطن، مال و دولت، اپنے عزیز رشتہ دار، سب چھوڑنے پڑے۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو مری ہوئی مکھی کے برابر بھی نہیں سمجھا۔ خدا تعالیٰ کو اپنے لئے کافی سمجھا پر خدا تعالیٰ نے بھی ان کی کس قدر قدر کی۔ اس سے وہ خسارہ میں نہیں رہے بلکہ دنیا و آخرت میں انہوں نے وہ فائدہ پایا جو اس کے بغیر انہیں مل سکتا ہی نہیں تھا اس لئے اگر کوئی ابتلا آوے تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت روح میں عجز و نیاز اور دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اس کے آستانہ پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے۔ ایمان کامل کا مزا ہم و غم کے دنوں میں آتا ہے۔"

(الحکم ۱۷/۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء)

## سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

### موصی صاحبان کی ایک ذمہ داری

"ہمارے موصی صاحبان کا پہلا کام یہ ہے کہ اپنے گھروں میں قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام کریں۔ دوسرا یہ کہ واقفین عارضی (جن کے سپرد قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کیا جاتا ہے) کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ تیسرے یہ کہ وہ اپنی جماعت کی نگرانی کریں (عموماً اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے) کہ نہ صرف اُن کے گھر میں بلکہ ان کی بستی میں بھی کوئی مرد اور کوئی عورت ایسی نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتی ہو۔ ہر ایک عورت قرآن کریم پڑھ سکتی ہو۔ ترجمہ جانتی ہو۔ اسی طرح تمام مرد بھی قرآن کریم پڑھ سکتے ہوں۔ ترجمہ بھی جانتے ہوں اور قرآن کریم کے نور سے حصہ لینے والے ہوں تا قیام احمدیت کا مقصد پورا ہو۔" (قرآنی انوار صـ)

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

---

## اپنے کام سے اپنی زندگی کا ثبوت دیجئے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"کام کرنے والی جماعت تو جس جگہ موجود ہو۔ وہاں اس کا وجود بغیر بتائے نمایاں ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہ کسی کو بتائے یا نہ بتائے ہر شخص کو محسوس ہونے لگ جاتا ہے کہ یہاں کوئی زندہ اور کام کرنے والی جماعت موجود ہے۔ اور درحقیقت کام کرنے والی جماعت کی علامت بھی یہی ہے کہ بغیر لوگوں کو بتانے اور ان کا علم ہونے کے وہ خود معلوم کر لیں کہ یہاں کوئی کام کرنے والی جماعت موجود ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ راکتوبر ۱۹۴۲ء)

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

## وصولی چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

### ۱۵ رمئی تا ۱۸ رجون ۱۹۷۴ء

۱۵ رمئی تا ۱۸ رجون ۱۹۷۴ء چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی مندرجہ ذیل وصولی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں ایک ماہ میں یہ وصولی بہت کم ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وصولی کی طرف توجہ دیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| اڈہ چھبیل لاہور | ۱۲/- | عنایت پور ضلع جھنگ | ۱۲/۵۰ |
| سانگلہ ہل | ۱۰/- | حیدر آباد | ۳۰/- |
| چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا | ۵/- | کنری ضلع تھرپارکر | ۱۵/- |
| واہ کینٹ | ۳۰/- | وزیر آباد | ۵۹/- |
| ربوہ | ۱۸۲/- | کوئٹہ | ۲۰/- |
| کوٹ فتح خان ضلع کیمبل پور | ۵۰۰/- | پنڈی بھاگو ضلع گوجرانوالہ | ۲/- |
| گھیر ضلع گجرات | ۵/- | سانگھڑ | ۷/- |
| دیہہ کینجر ضلع حیدر آباد | ۲۵/۷۵ | | |

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)


ہر قسم کا سامان سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۱۲۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!



# ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

پر منافع میں غیر معمولی اضافہ!

۱۲½ فیصد کی بجائے ۲۰ فیصد

اپنی بچت ۷ سال میں دوگنی کیجئے

اور ۱۰ سال میں تین گنی

دیکھئے آپ کی بچت کتنی تیزی سے بڑھتی ہے

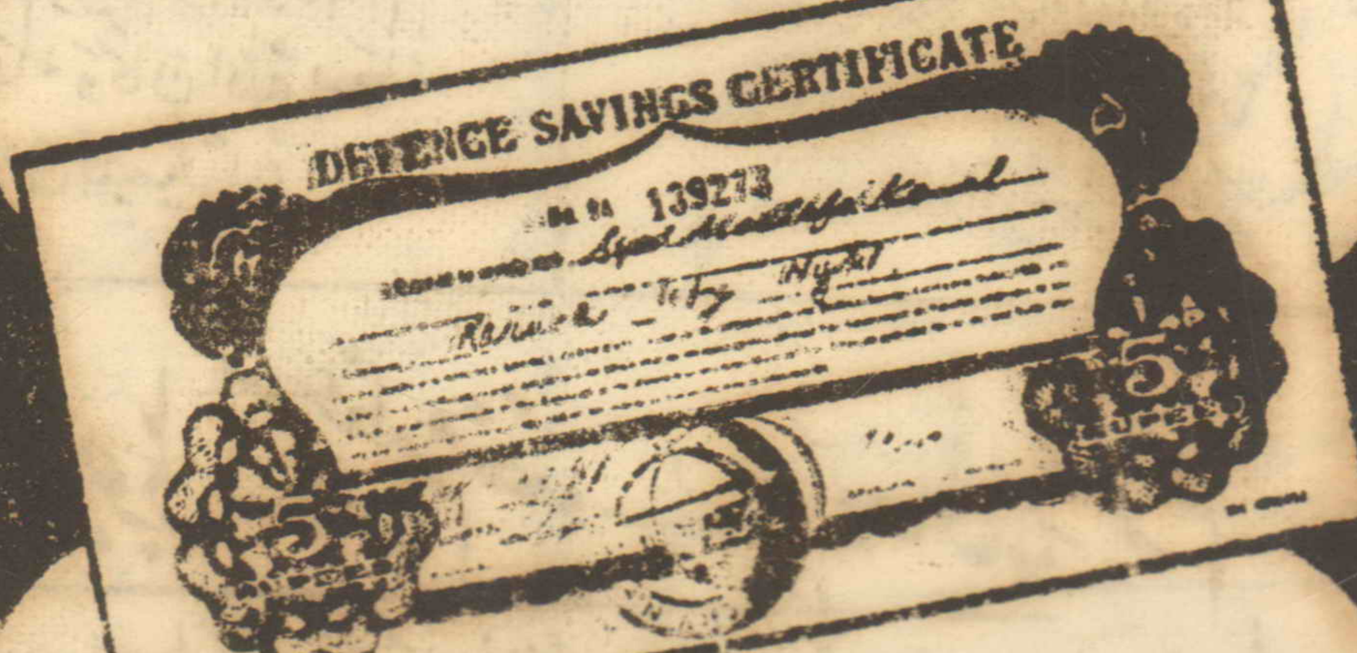


ہر ۱۰۰ روپے کی مالیت حسب ذیل ہوگی:

۱۰۷ روپیہ — ایک سال میں | ۱۳۷ روپیہ — ۴ سال میں
۱۱۶ روپیہ — ۲ سال میں | ۱۵۰ روپیہ — ۵ سال میں
۱۲۶ روپیہ — ۳ سال میں | ۱۷۵ روپیہ — ۶ سال میں

۲۰۰ روپیہ — ۷ سال میں
۲۳۰ روپیہ — ۸ سال میں
۲۶۰ روپیہ — ۹ سال میں

اور ۳۰۰ روپیہ ۱۰ سال میں!

* آپ اپنی رقم تین ماہ بعد آسانی سے واپس لے سکتے ہیں۔
* سرٹیفکیٹ میں لگائی ہوئی رقم پر ٹیکس نہیں لگتا۔
* منافع کی تمام رقم پر ٹیکس معاف۔
* آپ ایک لاکھ روپے تک کے سرٹیفکیٹ خرید سکتے ہیں۔
* اپنے وطن کے دفاع اور ترقی میں حصہ لیجئے۔

NATIONAL SAVINGS

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے مرکز، بینک یا ڈاکخانے سے خریدیے

RIC(O)FID    KIMCO/8A

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# جو لوگ کرب عظیم کی حالت میں اپنے ربّ سے پختہ تعلق رکھتے ہیں وہ ناکام نہیں ہوا کرتے

## خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ کا عجیب نظارہ انہیں دکھاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس امر کو واضح فرماتے ہوئے کہ جب دُکھ اور تکلیف، کرب اور ایذاء اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے تو مومنوں کے لئے خدا تعالیٰ کی مدد آسمان سے نازل ہوتی ہے، فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں ایک مثال دی ہے اس بات کی کہ جو آدمی ابتلاء کے وقت کرب عظیم کی حالت میں بھی اپنے ربّ رحیم کے ساتھ پختہ تعلق رکھتے ہیں وہ ناکام نہیں ہوا کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا ۚ وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۝ اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا ۝ ھُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۝ وَلَقَدْ کَانُوْا عَاھَدُوا اللّٰہَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۚ وَکَانَ عَھْدُ اللّٰہِ مَسْئُوْلًا ۝ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ ۚ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ۝"

(الاحزاب: ۱۰ تا ۱۲، ۱۶، ۲۳، ۲۴)

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت علیٰ حرف یعنی بددلی سے کرنا تو سراسر بے نتیجہ ہے تمہیں آزمایا جائے گا۔ تمہیں بأساء اور ضرّاء دیکھنی ہوں گی۔ تمہیں اس طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا جائے گا کہ اُس وقت سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے تمہاری زندگی اور بقاء کا اور کوئی سہارا نہیں ہوگا۔ دوسری طرف تمہاری کیفیت یہ ہوگی کہ تم سمجھو گے کہ سب دنیوی سہارے ٹوٹ گئے ہیں۔ کامیابی تو کجا تمہاری بقاء کا سوال بھی باقی نہیں رہا ہے۔ اُس وقت تم سمجھو گے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم نہ زندہ رہ سکتے ہیں اور نہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح جھنجھوڑے جانے کے بعد اور اس امتحان میں کامیاب ثابت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی اس آواز "اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ" (البقرہ: ۲۱۵) کو تم عصر کے وقت سنو گے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے قریب ہے۔

اگر ہم اسلامی تاریخ پر نگاہ ڈالیں تو یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ میں نے تمثیلی رنگ میں جس عصر کے وقت کا ذکر کیا ہے اسی وقت بالعموم اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ مکی زندگی کے بعد بدر کی جنگ تمثیلی رنگ میں عصر کے وقت لڑی گئی ہے کیونکہ اس سے پہلے مکی زندگی میں مسلمانوں کو ہر قسم کے دکھ پہنچائے گئے یہاں تک کہ اڑھائی سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو شعب ابی طالب میں بند رکھا گیا اور آپ کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا حتیٰ کہ کفارِ مکہ کھانے پینے کی چیزوں تک کو اندر نہیں جانے دیتے تھے۔ گو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو زندہ رکھنے کے سامان تو پیدا کر رہا تھا مگر آزمائش بھی امتحان تھا (جو خدا ان کو زندہ رکھنے کے لئے کھانے کا انتظام کر سکتا تھا وہ ان کو صحت مند اور طاقتور رکھنے کا انتظام بھی کر سکتا تھا لیکن چونکہ مسلمانوں کی آزمائش تھی) اس لئے ان کی تکلیف کی یہ حالت تھی کہ ایک بزرگ صحابی کہتے ہیں ایک دفعہ رات کے وقت میرا پاؤں ایک ایسی چیز کے اوپر پڑا جسے میرے پاؤں نے نرم محسوس کیا۔ چنانچہ میں نے اسے اُٹھایا اور کھا لیا لیکن مجھے آج تک پتہ نہیں لگا کہ وہ تھی کیا چیز۔ غرض اس تکلیف وہ حالت تک وہ پہنچے ہوئے تھے۔ گو اڑھائی سال تک انسان بھوکا نہیں رہ سکتا۔ ظاہر ہے محض زندہ رکھنے کے لئے ان کو جتنی غذا کی ضرورت تھی وہ ان کو مل گئی لیکن بھوک کی آزمائش بڑی سخت تھی علاوہ دوسری آزمائشوں کے جن کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جا سکتا۔

پھر جب ہجرت کی اجازت ملی تو انہوں کفار نے مسلمانوں کا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ باہر نکل کر کیسے جا سکتے ہیں ہم ان کو مٹا دیں گے۔ چنانچہ یہ وہ وقت تھا جب دُکھ اور تکلیف، کرب اور ایذاء، آزمائش اور امتحان اپنی انتہاء کو پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ پھر دُنیا نے بدر کے میدان میں یہ نظارہ دیکھا کہ تین سو اور کچھ مسلمانوں کے مقابلے میں جو اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے وہاں آئے تھے، وہ اپنے تقریباً سب بڑے بڑے سرداروں کے سر چھوڑ کر واپس بھاگے غرض "اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ" کا ایک عجیب نظارہ تھا جو دُنیا نے بدر کے میدان میں دیکھا اور پھر یہی نظارہ ہم بعد کی لڑائیوں میں بھی دیکھتے ہیں۔"

(الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۷۲ء)

## صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر رُوحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس رُوحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴